نمبر ۷۲ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء یوم پنجشنبہ مطابق ۱۶ شعبان ۱۳۵۱ھ جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ خاندانِ نبوت میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجہ ۱۳ دسمبر قادیان تشریف لے آئے۔ آپ کی صحت اب اچھی ہے۔

۱۲ دسمبر بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء میں سے مولوی مبارک احمد صاحب، شیخ عبد القادر صاحب، ملک محمد عبد اللہ صاحب، مولوی احمد خاں صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریریں کیں۔ نیز تبلیغی دورہ کے حالات بیان کئے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ان تمام معززین کو اردو دعوت نامے ارسال کئے جا چکے ہیں جنکے پتے دفتر میں محفوظ تھے۔

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ۸ دسمبر سے ۱۱ دسمبر تک علاقہ موانا اور لنگروال میں تبلیغ سلسلہ کرتے رہے جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کریگا

"مَیں کیا کروں۔ اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں۔ جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما۔ اور ایسی تقریریں اور الہام کر۔ جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں۔ اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے۔ کہ کبھی وہ بھی دن ہو۔ کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا۔ کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے۔ بالکل دور جا پڑیں گے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے"

"دعا کرتا ہوں۔ اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے۔ کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے۔ اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا"

(شہادت القرآن)

تاروں کے پتوں کے متعلق نہایت ضروری اعلان

احباب کو پہلے بھی کئی دفعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ لیکن چونکہ بعض دوست احتیاط نہیں کرتے۔ اس لئے پھر بغرض یاد دہانی لکھا جاتا ہے۔ کہ جو پتے رجسٹرڈ نہ ہوں۔ وُہ تین لفظوں سے کم منظور نہیں کئے جاتے۔ اس لئے جن تاروں کا پتہ صرف دو لفظوں میں لکھا ہُوا ہوتا ہے۔ وُہ مرکزی دفاتر میں تقسیم نہیں ہوتے۔ اسی طرح اگر ناظر سیکرٹری قادیان یا چیف سکرٹری قادیان پتہ ہو۔ تو گو یہ تین لفظ ہو جائیں گے۔ مگر چونکہ یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ کونسی جماعت یا سوسائٹی کا سکرٹری ہے۔ اس لئے ایسے تار بھی ناظر اعلےٰ۔ یا ناظر امور خارجہ یا جس کے بھی نام ہونگے تقسیم نہیں ہونگے۔ جب تک کہ کوئی تخصیص نہ ہو۔ کہ فارن سکرٹری احمدیہ کمیونٹی پس قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور اخراجات کا بھی خیال رکھتے ہوئے تمام احباب کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ آئندہ جو بھی تار کسی نظارت وغیرہ کو بھجوانا ہو۔ اس کا پتہ حسب ذیل طریق پر لکھا جائے۔ مثلاً اگر ناظر امور خارجہ کو تار دینا ہو۔ تو اس کا پتہ لکھا جائے Ahmadia Nazir Amur Kharja

اسی طرح اگر ناظر صاحب اعلیٰ کو تار دینا ہو۔ تو پتہ Ahmadia Nazir ala. ہو۔ لفظ "احمدیہ" ضرور لکھا جائے۔ اور پھر نظارت کا نام لکھ دیا جائے۔ ناظر اعلےٰ۔ یا ناظر امور خارجہ۔ یا ناظر دعوت ایک ہی لفظ کرکے لکھا جائے۔ جس طرح اُوپر نمونہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ چارج ہوتے وقت یہ ایک ہی لفظ شمار ہوگا۔ اس طرح پتہ صرف تین ہی لفظوں میں شمار ہوگا۔ ایک "احمدیہ" دوسرا نظارت کا نام۔ اور تیسرا جگہ کا نام۔ یعنی قادیان ۔

جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران۔ اور دوسرے احباب کو اچھی طرح سے نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ انہی ہدایات کے مطابق آئندہ تاروں کے پتے لکھے جائیں ۔

چونکہ بعض دوست اس کا خیال نہیں کرتے۔ اس لئے تاریں روک لی جاتی ہیں۔ اور اس طرح بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ امید ہے۔ احباب آئندہ اس ضروری امر کا خیال رکھیں گے ۔

حمائل مترجم اور درس القرآن

منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان کی شائع کردہ مترجم حمائل اس قدر قبولیت حاصل کر چکی ہے کہ تھوڑے سے عرصہ میں اس کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اور خاص خوبی کی بات یہ ہے۔ کہ ہر ایڈیشن پہلے کی نسبت نہ صرف ظاہری خوشنمائی اور خوبصورتی کے لحاظ سے۔ بلکہ تفسیر اور تفہیم قرآنی کے لحاظ سے بھی مفید سے مفید اضافہ اور ضروری معلومات کے ساتھ شائع ہوتا رہا ہے۔ حال میں جو چوتھا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ وُہ نہایت ہی دیدہ زیب اور دلکش ہے۔ لکھائی چھپائی بہت خوبصورت ہے۔ اور کاغذ اعلےٰ درجہ کا لگایا گیا ہے مقطعات قرآنی کا مفہوم۔ قرآن کریم کی صحیح تفسیر کرنے کے معیار۔ اور معارف قرآن سمجھنے کے طریق فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ قرآن کریم کے مضامین کی فہرست ایسی نہایت قیمتی اور مفید چیزوں کے علاوہ ایک خاص بات جو تازہ شائع شدہ حمائل میں رکھی گئی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے درس القرآن میں جن آیات کے حقائق و معارف بیان فرمائے۔ ان کے حوالے دے دیئے ہیں۔ اور چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا فرمودہ درس القرآن جو کسی وقت اخبار بدر میں شائع ہُوا تھا۔ اب بالکل نایاب تھا۔ اس لئے وُہ بھی ایک علیحدہ جلد میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اس حمائل کی قدر و قیمت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اور قرآن کریم سے مستفیض ہونے والوں کے لئے بہت بڑی آسانی پیدا کر دی گئی ہے۔ اس وجہ سے وُہ اصحاب جن کے پاس کتاب گھر کی شائع کردہ کسی پہلے ایڈیشن کی مترجم حمائل ہو۔ ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ تازہ ایڈیشن کی حمائل معہ درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ضرور خریدیں۔ ہمیں معلوم ہُوا ہے۔ کہ سخت مالی مشکلات کے باوجود یہ حمائل اور درس القرآن شائع کیا گیا ہے۔ اور بہت کافی روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ یہ بہت قابل تعریف اور لائق داد ہے۔ اور ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ عملی طور پر اس کا اعتراف کرکے ایک طرف تو کلام الٰہی کے انوار اور برکات حاصل کرے۔ اپنی روحانیت میں اضافہ کرے

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت ۱۹۳۲ء

پروگرام جلسہ سالانہ میں چونکہ بعض تبدیلیاں واقعہ ہو گئی ہیں۔ اس لئے اسے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے ۔

۲۶ دسمبر ۱۹۳۲ء
پہلا دن

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱/۲ ۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۱ بجے تک	"دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا" کس حیرت انگیز طریق سے پورا ہوا۔	محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ پرائیویٹ سٹوڈنٹ بی۔ اے۔ بنت جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ فاضل بی۔ اے
۱/۲ ۱۱ بجے سے ۱/۴ ۱۲ بجے تک	اسلام میں مستورات کی شجاعت	محترمہ مہدی بیگم صاحبہ پرائیویٹ سٹوڈنٹ مولوی فاضل بنت منشی شادیخاں صاحب مرحوم
۱/۴ ۱۲ بجے سے ۱ بجے تک	نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات	محترمہ فاطمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
۱ " " ۳/۴ ۱ " "	احمدیت کی ترقی کا راز	محترمہ زبیدہ صاحبہ اہلیہ جناب محمد نواز خانصاحب سیالکوٹ
۳/۴ ۱ " " ۱/۲ ۲ " "	تعلیم نسواں کی اہمیت	محترمہ رحمت النساء بیگم صاحبہ بنت جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا

۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء
دُوسرا دن

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱/۲ ۱۰ " " ۱۱ " "	ضرورت زمانہ	محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت جناب حافظ عبد العلی صاحب وکیل۔ سرگودھا
۱۱ " " ۱ " "	تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔	
۱ " " ۲ " "	طبقہ نسواں میں بدعات و رسومات اور انکے بدنتائج	جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
۲ " " ۳ " "	احمدی خواتین کا فرض منصبی	محترمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ

۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء
تیسرا دن

وقت	مضمون	لیکچرار
۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱/۲ ۱۰ " " ۱/۲ ۱۱ " "	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱/۲ ۱۱ " " ۱/۲ ۱۲ " "	مخالفین کے مشہور اعتراضات کے جواب	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۱/۲ ۱۲ " " ۱/۲ ۱ " "	تربیت اطفال میں عورت کی ذمہ داری	محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ اہلیہ جناب سید عبد السلام صاحب بی اے سیالکوٹ

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

فرقہ وار منافرت کو مٹانے کے لئے تاریخی کتب میں اصلاح کی ضرورت

نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ اور رسالہ "معارف" کی تجاویز

پنجاب کونسل میں تحریک

خان بہادر نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ نے گزشتہ دنوں پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ کہ فرقہ وار تعصب کے پیدا کرنے میں وُہ تعلیمی نصاب جو سکولوں اور کالجوں میں درسِ تاریخ کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔ نہایت نمایاں حصّہ رکھتا ہے۔ اور اگر اس کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو نسلاً بعد نسلٍ بالکل غلط اور نادرست واقعات بچوں کے لوحِ قلب پر مسطور ہو جائیں گے۔ ایک تجویز پیش کی۔ جس کے الفاظ یہ تھے۔ کہ

"یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ ایک قابل افسر کو اس فرض پر متعین کیا جائے۔ جو کہ صُوبہ کے سکولوں اور کالجوں کی کتابوں کا اچھی طرح جائزہ لے۔ تاکہ نصاب سے وُہ حصص خارج کر دیئے جائیں۔ جو اس کے نزدیک فرقہ وار منافرت کا مُوجب ہوں۔ نیز تاریخ ہند کی کتابوں اور خاص کر اسلامی عہد پر نظرِ ثانی کرنے کا مناسب انتظام کیا جائے۔ تاکہ وُہ حصے دوبارہ ترتیب دیئے جائیں۔ جو تاریخی اعتبار سے غلط ہوں"

تاریخی غلطیاں

اس تجویز کو پیش کرتے ہُوئے آپ نے اپنی تقریر میں واضح کیا۔ کہ سکول چھوڑنے کے بعد جب تاریخ کی مختلف کتابیں مطالعہ میں لائی گئیں۔ تو اس وقت مجھے معلوم ہُوا۔ کہ سکولوں میں جو تاریخ پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں بہت سی تاریخی غلطیاں ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے علامہ شبلی کی کتاب "اورنگ زیب" بینی پرشاد کی کتاب موسومہ "سوانح جہانگیر" اور بعض دُوسری کتب کے حوالے دیتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ پنجاب کے سکولوں میں جو تاریخی کتب رائج ہیں۔ اُن میں ان واقعات کے خلاف امور درج ہیں۔

آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر بالفرض یہ تمام باتیں درست بھی ہیں اور تاریخی کتب میں غلط واقعات کا اندراج نہیں کیا گیا۔ تب بھی میں فرقہ وارانہ آشتی اور صلح کو مدنظر رکھتے ہُوئے یہ سفارش نہیں کرسکتا۔ کہ ان کتابوں کو سکول کی درسی کتابوں میں رکھا جائے۔ چہ جائیکہ موجودہ تاریخی کتب جو بطور نصابِ تعلیم مقرر ہیں۔ نہ صرف واقعات کے لحاظ سے منافرت انگیز ہیں۔ بلکہ تاریخی طور پر بھی غلط اور مبنی بر کذب ہیں۔

تحریک کی تائید

خان بہادر سردار حبیب اللہ صاحب اور چوہدری الہ داد خاں صاحب نے اس تحریک کی تائید کی۔ اور چوہدری صاحب نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا۔ کہ اورنگ زیب رحمۃ اللہ کے متعلق جو غلط بیانیاں بعض مورخین نے کی ہیں۔ وُہ دُور کر دی جائیں۔ کیونکہ اس طرح غلط طور پر دوسری قوم کے دل میں شکوک پیدا ہوتے ہیں سر جوگندر سنگھ وزیر زراعت نے بھی اس تحریک سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ لیکن کہا۔ کہ یہ امر مشتبہ ہے۔ کہ ہم تمام آدمیوں کو کسی ایک تاریخ کی صحت تسلیم کرنے پر رضامند کرلیں۔ مسٹر سینڈرسن ڈائرکٹر محکمہ تعلیم نے بھی تجویز کے مقصد سے اظہارِ ہمدردی کیا۔ لیکن کہا۔ کہ حکومت اس وقت اس تجویز کی تکمیل کے لئے روپیہ نہیں نکال سکتی۔ لیکن میں خود ہر ایسی شکایت پر جو کسی نصاب کی کتاب کے متعلق کی جائے۔ پورا غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

آنریبل وزیرِ تعلیم کا وعدہ

اس بحث و تمحیص کے بعد ملک فیروز خاں صاحب نون وزیر تعلیم نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں بہت سی دقتیں ہیں۔ حکومت کو یہ اختیار نہیں۔ کہ وُہ کسی پبلشر کو مجبور کرکے کسی کتاب میں اپنے منشاء کے مطابق ترمیم کرالے۔ میری رائے میں بہترین تجویز یہ ہے۔ کہ حکومت نصاب کی تمام کتابوں کا کاپی رائٹ مصنفوں سے خود لے لے۔ اور خود سکولوں کو کتابیں مہیا کرے اس سے حکومت کے خزانے کو بھی امداد پہونچے گی۔ اور طلباء کے لئے بھی کتابیں سستی ہو جائیں گی۔ تاہم آپ نے وعدہ فرمایا۔ کہ وُہ ایک یا ایک سے زیادہ افسر اس کام کے لئے لگا دیں گے۔ کہ وُہ نصاب کی کتابوں کی شکایات پر توجہ کرکے مناسب کارروائی کریں۔

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

پنجاب کونسل میں یہ تجویز ۲۵- نومبر کو پیش ہوئی تھی۔ اس کے بعد "ٹریبیون" نے اسی موضوع پر ایک مقالۂ افتتاحیہ لکھا۔ جس سے بعض غلط فہمیاں پیدا ہونے کا امکان ہوگیا۔ اس پر خان بہادر نواب احمد یار خاں صاحب دولتانہ نے مدیر "ٹریبیون" کو ایک مکتوب تحریر کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ میرا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا۔ کہ فرقہ وار تلخی کو کم کرنے کے لئے تاریخی حقائق کو تبدیل کر دیا جائے۔ بلکہ میرا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ اصولی تنقید کی روشنی میں تاریخی حقائق سے ان تاریخی غلطیوں کو دُور کر دیا جائے۔ جو فرقہ منافرت کے پیدا کرنے کا موجب ثابت ہو رہی ہیں۔ آپ نے لکھا۔ کہ ایسی تاریخی کتب کے بار بار مطالعہ سے ایک طالب علم کے خیالات فرقہ وار منافرت کے زہریلے جراثیم سے بُری طرح متاثر ہو جاتے ہیں۔ اسی ضمن میں اورنگ زیب رحمۃ اللہ کی جبری تبلیغ۔ سیواجی کی مسلمانوں کے خلاف لڑائی۔ بلیک ہول کا افسانہ۔ اور مختلف فرقوں کی عبادت گاہوں کا انہدام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ نے نورجہاں۔ اور جہانگیر کی محبت کے افسانے کی طرف بھی اشارہ کیا۔ اور بتایا کہ میں تاریخی حقائق کو بدلوانا نہیں چاہتا۔ بلکہ تاریخی غلطیوں کی اصلاح چاہتا ہوں۔ شیر افگن کے قتل کو حذف نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر اصل واقعہ کو بھی چھپانا بعید از انصاف ہے۔ صاف طور پر کہہ دینا چاہیئے۔ کہ اس سے ایک باغی سردار کی سرکوبی مطلوب تھی۔ نہ کہ کوئی اور مقصد اور اگر تاریخ ہند سے ایسے افسانوں کو حذف کر دیا جائے۔ تو تاریخ پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا۔

مسلمان من حیث القوم متوجہ ہوں

یہ تجویز جو پنجاب کونسل میں پیش ہُوئی۔ اور جس پر مختلف مدبرین کو اظہارِ خیالات کا موقعہ ملا۔ درحقیقت نہایت ہی مبارک اور اہم تجویز ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ تجویز خواہ کس قدر اچھی ہو۔ اگر اس کو عمل میں لانے کے ذرائع مفقود ہوں۔ یا اتنے کم ہوں۔ کہ وُہ مطلوبہ تغیر کو عمل میں لانے کے لئے کافی ثابت نہ ہوں۔ تو وہ اچھی تجویز کارگر نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس سے فرقہ وارانہ مناقشات میں کمی واقعہ ہو سکتی ہے۔

اس میں شُبہ نہیں۔ یہ تجویز اس قابل ہے۔ کہ جس قدر جلد سے جلد اسے جامۂ عمل پہنایا جاسکے۔ اتنی ہی جلدی کی جائے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ یہ کام کسی ایک فرد کا نہیں۔ بلکہ من حیث القوم

تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی طرف توجہ کریں۔ اور ایسے ذرائع سے کام لینا شروع کر دیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک دن یہ تغیر واقع ہو جائے ؛

آنریبل ملک فیروز خاں صاحب نون وزیر تعلیم کی تجویز کا اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا ہے۔ اور اطمینان دلایا ہے۔ کہ وہ ایک یا ایک سے زیادہ افسر اس کام پر متعین کر دیں گے۔ کہ وہ نصاب کی کتابوں کی شکایات پر توجہ کر کے مناسب کارروائی کریں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آنریبل وزیر تعلیم اس طرف بہت جلد متوجہ ہونگے۔ اور جو انہوں نے وعدہ فرمایا ہے۔ اسے پورا کر کے ایک عظیم الشان قومی خدمت بجا لانے کا شرف حاصل کریں گے ؛

صوبجاتی مجالس قائم کی جائیں

اسی ضمن میں پروفیسر عبدالقادر صاحب ایم۔ اے (پونہ کالج) نے بھی ایک تجویز پیش کی ہے۔ جس سے مدیر "معارف" نے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ وہ تجویز یہ ہے۔ کہ رسالہ "معارف" میں ایک باب "اصلاح تاریخ ہند" کھولا جائے جس میں اس قسم کے مضامین شائع کئے جائیں۔ یہ تجویز بھی ہر لحاظ سے معقول ہے۔ اگرچہ اس سے کام محدود دائرہ کے اندر ہوگا۔ "معارف" کی اس تجویز میں سید زبیر ایم۔ اے ہزاروی کی طرف سے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔ کہ اس کام کے لئے صوبجاتی مجالس قائم کی جائیں۔ اور ایک سال کے اندر جس قدر مضامین لکھے جائیں۔ انہیں معارف پریس میں دے دیا جائے۔ اور دارالمصنفین کو اس بات کا اختیار دے دیا جائے کہ وہ ان مضامین کو ناقدانہ حیثیت سے پڑھیں۔ اور تمام صوبوں سے آئے ہوئے مضامین کو یکجا کر کے کسی اچھی وضع سے شائع کر دیں۔ یہ تجویز بھی اچھی ہے۔ اگرچہ اخراجات اور مخلص کارکنوں کا سوال قابل حل ہے۔ لیکن اگر ہر صوبہ کے معزز اور تعلیم یافتہ اصحاب اس طرف توجہ فرمائیں۔ تو یہ سوالات بخوبی حل ہو سکتے ہیں۔ پنجاب میں ایسے کثیر التعداد اصحاب مل سکتے ہیں۔ جو ہر رنگ میں تاریخ پر عبور رکھتے۔ اور اس قسم کی غلطیوں کی درستی کے لئے بہترین تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔ اگر ہندو اصحاب بھی اس میں تعاون کرنا چاہیں تو ان کا تعاون بھی شکریہ کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے ؛

مسئلہ کی اہمیت

بہرحال یہ مسئلہ نہایت اہم ہے۔ اور مسلمانوں کا من حیث القوم فرض ہے۔ کہ وہ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے زبردست جد و جہد کریں۔ اگر ایسا کریں گے۔ تو نہ صرف ملکی فضا کو خوشگوار بنانے میں عظیم الشان حصہ لے کر اللہ تعالے کی رضامندی کے مستحق ٹھیرینگے۔ بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں پر بھی گرانقدر احسان کریں گے ہمیں امید ہے۔ کہ معزز مسلم اصحاب اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جسے نواب احمد یار خاں صاحب دولتانہ نے پیش کیا ہے۔ بہت جلد متوجہ ہونگے ؛

جماعت احمدیہ قادیان کی علمی شان

پنڈت نانک چند صاحب نے گول میز کانفرنس میں مسلم مفاد کو نقصان پہنچانے اور پنجاب میں مسلمانوں کو جو معمولی اکثریت حاصل ہے۔ اس کو بے حقیقت ظاہر کرنے کے لئے اپنے غیظ و غضب کا یوں اظہار کیا تھا۔ کہ "مسلمان جاہل" پسماندہ اور ناکافی تعلیم یافتہ ہیں۔ اور ان کو کنٹرول کرنا آسان نہیں ہے"۔ "دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ حکومت کی باگ ڈور ناخواندہ فرقہ کے ہاتھ میں دی جانے لگی ہے"۔

اس پر معزز ہمعصر "خلافت" نے ایک نوٹ لکھا ہے جس میں بے اختیار یہ الفاظ لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں :-

"اگر قادیان جیسے قصبہ کا ٹانگہ والا خالصہ اور دیانند کالج کے گریجوئیٹوں کو بند نہ کر دے۔ تو ہمارا ذمہ۔ پھر مسلمان کبھی صوبہ کی آزادی طلب نہیں کریں گے"۔ (بحوالہ سالار ۷ دسمبر)

یہ الفاظ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے قادیان کو ایسی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ کہ اس جگہ کا بچہ بچہ اپنے علم اور قابلیت میں دنیا کے بڑے بڑے تعلیم یافتہ اشخاص پر بھاری ہے۔ اگر دنیا کو اس چیلنج کا ثبوت درکار ہو۔ تو وہ قادیان کے کسی معمولی مزدور۔ دوکاندار یا طالب علم سے کسی بڑے سے بڑے علمی مضمون پر تبادلۂ خیالات کر کے دیکھ لے۔ اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ قادیان نے کتنے انمول موتی دنیا میں ظاہر کئے ہیں۔ یہ تغیر جہاں قادیان کی فضیلت اور جماعت احمدیہ کی برتری کا ثبوت ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بھی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ تمام انوار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی اور آپ کے دامن پاک سے وابستگی کا ہی نتیجہ ہیں ؛

مسلمانوں کو ایک راہ نما کی ضرورت

"تازیانہ ریویو" اپنے ۳۰۔ نومبر کے پرچہ میں "مسلمانوں کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب" یہ قرار دیتا ہے۔ کہ "مسلمان لیڈر نداد" چنانچہ لکھتا ہے :-

"مسلمان کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ تاوقتیکہ ان میں کوئی لیڈر پیدا نہ ہو۔ گاندھی نہ ہو۔ تو مالوی ہی ہو۔ اگر وہ نہ ہو۔ تو پرمانند ہی سہی۔ لیکن یہاں تو ہندو لیڈروں کے مقابلہ میں ہم کسی ایک مسلمان کو بھی پیش نہیں کر سکتے"۔

گاندھی جی۔ پنڈت مالویہ اور بھائی پرمانند کی بے شک ہندو قوم کے دلوں میں بہت بڑی عزت ہے۔ لیکن مسلمان ایسے لیڈروں کی اتباع سے ترقی نہیں کر سکتے۔ مسلمان اگر ترقی کریں گے تو صرف ایسے راہ نما کی اتباع سے ہی۔ جو روحانی لیڈر ہو۔ اور جس سے وابستگی دنیاوی اغراض کے ماتحت نہیں۔ بلکہ خالص اللہ تعالے کی محبت کے لئے ہو۔ ہندوؤں میں سینکڑوں ایسے ہیں۔ جو گاندھی جی کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ پس اگر مسلمانوں کو کوئی ایسا لیڈر ملا بھی تو کس کام کا۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی پریشانیوں کا علاج دنیاوی لیڈروں کی اتباع میں تلاش نہ کریں۔ اور نہ گاندھی جیسا لیڈر پیدا کرنے کی خواہش کریں۔ بلکہ ایسے راہ نما کو تلاش کریں جس کی بزرگی اور وجاہت دنیا کی عطا کردہ نہ ہو۔ بلکہ خدا کی عطا کردہ ہو۔ اور جسے لوگوں نے بڑا نہ بنایا ہو۔ بلکہ خدا نے بڑا بنایا ہو۔ اگر وہ تلاش کریں گے۔ تو اس قسم کا راہ نما وہی پائیں گے۔ جس سے وابستگی کی جماعت احمدیہ کو سعادت حاصل ہے ؛

علماء سوء کی مذمت

اخبار "انصاف" سیالکوٹ نے علماء سوء کی مذمت میں ایک نظم شائع کی ہے۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں :- ؎

ہے آج کل یہی مذہب یہی مسلمانی — کہ خوب پوری کرو خواہشات نفسانی
حدیث کا کل مشغلہ وظیفۂ ہر شب — علے الصباح ہے مسجد میں درس قرآنی
ہر ایک بات میں انکی ہزار مکر و دغل — ہر ایک کام میں ان کے ہے خبث شیطانی
ہمیں شباب میں تھا ہے حکم نفس کشی — وہاں ہے عالم پیری میں بھی ہوس رانی
جو ان کے نام کو دیکھو تو مکی و مدنی — جو ان کے کام پہ جاؤ تو ہیں یہ نصرانی
جو علم یاد ہے ان کو تو علم باب حیل — عمل بھی ہے فقط ازدواج کی فراوانی
خدائی خوار نکمے۔ گداگران ازل — یہی امام ہیں امت کے جائے نادانی
وجود ان کا ہے ایسا کلنک کا ٹیکا — کہ داغدار ہے ملت کا لوح پیشانی

مگر جب ایسے ہی کہلانے والے علماء کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ سنتے ہیں۔ کہ "اے بد ذات فرقہ مولویاں"! تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ حضور نے بارہا وضاحت فرمائی ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ کے مورد صلحاء و اتقیاء نہیں۔ بلکہ علماء سوء ہی ان کے اصل مخاطب ہیں۔ اور جبکہ مخالفین کو خود اقرار ہے۔ کہ علماء سوء امت اسلامیہ کی پیشانی کو داغدار کر رہے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے الفاظ پر انہیں چیں بجبیں ہونے کی کیا ضرورت ہے ؛

ریاست بھوپال کے خلاف فتنہ انگیزی

مہاسبھائی ذہنیت کے ہندوؤں نے بارہا اس امر کی کوشش کی ہے کہ ریاست بھوپال میں شورش پیدا کر کے وہاں کے ہندوؤں کو اعلیحضرت نواب صاحب بھوپال کے خلاف کھڑا کر دیں۔ لیکن اللہ تعالے کے فضل سے وہ ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ ریاست کا نظم و نسق باقی تمام اسلامی ریاستوں کی طرح رواداری اور انصاف پر مبنی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ ہندوؤں کو ابھی تک چین نہیں آیا۔ اور وہ برابر فتنہ انگیزانہ سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ چنانچہ اخبار "ہندو" لکھتا ہے :- "میں کہتا تھا کہ کشمیر کی مسلم ایجی ٹیشن کا جواب ایک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

حقیقی نیکی وہی ہے جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے

تبلیغ، تعلیم اور تربیت دائمی نیکیاں ہیں!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حقیقی نیکی دنیا میں وہی ہوتی ہے۔ جو قائم رہے۔ اور جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں

زیادہ بہتر نیکی

وہ ہے۔ جو زیادہ دیر تک قائم رہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو نیکی زیادہ دیر تک قائم رہے گی۔ اس کا ثواب بھی متواتر ملتا رہے گا۔ اور جو ختم ہو جائے گی۔ اس کا ثواب بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ پس حقیقی نیکی وہی ہے۔ جس کے دنیا میں قائم رہنے کے سامان ہوں۔ انسان نماز پڑھتا ہے۔ جو

دل کے اندر نور

پیدا کرنے والی چیز ہے۔ اور اسے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے وابستگی اور تعلق محسوس کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے دل کی آنکھیں کھلی ہوں۔ لیکن ایک نماز کا اثر دوسری نماز کے وقت تک رہتا ہے۔ اگر وہ دوسری نماز پڑھے۔ تو وہ نور جاری رہتا ہے۔ وگرنہ بند ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری نماز سے جو نور حاصل ہوتا ہے۔ وہ تیسری تک رہتا ہے۔ اور تیسری کا چوتھی تک۔ اسی طرح جمعہ کی عبادت ہے۔ اس سے جو نور حاصل ہوتا ہے۔ وہ اگلے جمعہ تک جاری رہتا ہے۔ اگر انسان دوسرا جمعہ پڑھے۔ تو وہ نور جاری رہتا ہے۔ اور اگر نہ پڑھے۔ تو وہ نور ختم ہو جاتا ہے۔ عید سے بھی انسان کو ایک نور حاصل ہوتا ہے جو اگلی عید تک رہتا ہے

اسی طرح زکوٰۃ ہے۔ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر وہ اسے ادا کریں۔ تو ان کو ایک نور ملتا ہے۔ اور

تزکیۂ نفس

ہوتا ہے۔ لیکن جب دوسری بار اس کی فرضیت کا وقت آیا۔ اور ادا نہ کی گئی۔ تو یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ ساری چیزیں

انسان کی زندگی

کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ غرضیکہ تمام نیکیاں جو

عبادات سے تعلق

رکھتی ہیں۔ موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ اور جب حقیقی نیکی وہی ہو سکتی ہے۔ جس کا فائدہ

مستقل اور دائم

رہے۔ تو وہ ہمیں کسی اور جگہ تلاش کرنی پڑے گی۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ان کے نتائج اگلے جہان میں ملتے ہیں۔ لیکن وہی بیج ترقی کرتا ہے۔ نئی کوئی چیز اس میں داخل نہیں ہوتی۔ کیونکہ نئی چیز نئے کام سے پیدا ہوتی ہے۔ اور نئی چیزیں جب ختم ہو جائیں۔ تو

ثواب کے نئے ذرائع

بھی بند ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ہم ایک درخت بوتے ہیں۔ وہ پھل دیتا ہے۔ پھر دوسرا درخت بوتے ہیں۔ وہ بھی پھل دیتا ہے۔ غرضیکہ جتنے درخت بوئیں گے۔ اتنے ہی پھل دیں گے۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ وہ زیادہ ہو جائیں۔ مثلاً ہم نے تین درخت بوئے ہیں وہ تینوں پھل دیں گے لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی چوتھا بھی ہو جائے وہ تین کے تین ہی رہیں گے۔ یہی مثال اعمال کی ہے۔ نماز ایک درخت ہے۔ جب اس کا بیج بو دیا گیا۔ تو وہ یقیناً پھل دیگا۔ اسی طرح روزہ ایک درخت ہے۔ جو پھل دیگا۔ حج۔ زکوٰۃ

ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک

وغیرہ علیحدہ علیحدہ درخت ہیں۔ جو پھل دیں گے۔ لیکن جس دن موت آ گئی۔ اسی دن ان درختوں کا لگنا بھی بند ہو جائے گا۔ جتنے درخت لگ چکے ہیں۔ وہ ضرور پھل دیں گے۔ لیکن وہ آگے بڑھ نہیں سکیں گے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو یہ فرماتے ہیں۔ کہ

بہتر نیکی

وہی ہے۔ جو دائم رہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جس کا پھل دائمی ہے۔ کیونکہ پھل تو ہر ایک نیکی کا دائمی ہوتا ہے۔ نماز کے بدلہ میں جو جنت ملتی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے ہی ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد واپس لی جائے۔ اسی طرح زکوٰۃ حج اور روزہ وغیرہ عبادات کے بدلہ میں ہمیشہ کے لئے ہی انسان جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے۔ تو اس کے لئے ہمیں کوئی اور میدان تلاش کرنا پڑے گا ورنہ ان معنوں میں تو ہر نیکی دائم رہنے والی ہے۔ دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد اس نیکی سے ہے۔ جو

موت کے بعد

بھی نیک عمل جاری رکھنے کا باعث ہو۔ اور کبھی بند نہ ہو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

ایسی نیکیاں تین ہیں

جو موت کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ اور جن کے متعلق یقینی ثبوت موجود ہیں۔ ان میں سے ایک تبلیغ ہے۔ جب انسان دوسرے کے لئے

سچی ہدایت کا باعث

ہوتا ہے۔ تو جب تک وہ ہدایت باقی رہتی ہے۔ اس کو اجر ملتا رہتا ہے۔ مثلاً اس نے ایک شخص کو سیدھا راستہ دکھایا۔ وہ آگے کسی اور کی ہدایت کا موجب ہوا۔ پھر اس نے آگے کسی اور کو تبلیغ کی۔ اور اسے راہ راست پر لایا۔ تو یہ سلسلہ جب تک جاری رہیگا۔ سب کی نیکیوں میں سے اسے بھی حصہ ملتا رہے گا۔ دیکھو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نمازیں۔ روزے اور حج وغیرہ نیکیاں اگرچہ ختم ہو گئیں۔ لیکن آپ کی

تبلیغ کی نیکی

آج بھی جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گی۔ دوسری نیکی تعلیم ہے۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو مذہب حقہ کی طرف ہدایت دینا۔ اور تعلیم کے معنے ہیں۔ اس میں داخل ہونے والوں کو

مذہب کا صحیح مفہوم بتانا

قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھانا۔ احادیث پڑھانا۔ اور کسی دنیوی لالچ کے لئے نہیں۔ بلکہ محض

اللہ تعالےٰ کی رضاجوئی

کے لئے دین سے دوسروں کو آگاہ کرنا۔ یہ بھی دائمی نیکی ہے۔ جن اشخاص کو تعلیم دی جائے۔ وہ یا ان میں بعض اگر اور لوگوں کو تعلیم دیں اور پھر ان سے سیکھنے والے آگے اس سلسلہ کو چلائیں۔ تو ان سب کا ثواب اسے ملتا رہیگا۔ اور بالکل ممکن ہے۔ کہ یہ سلسلہ

قیامت تک جاری

رہے۔ اور قیامت تک ہی اس کے باغ میں نئے درخت بوئے جاتے رہیں

تیسری چیز تربیّت

ہے۔ یہ بھی ایک مستقل نیکی ہے۔ جو شخص اپنی اولاد کی تربیت صحیح رنگ میں کرتا ہے۔ اور اس کی اولاد آگے اپنی اولاد کی۔ تو اس طرح جہاں تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ اسے ثواب ملتا رہیگا۔ اور ممکن ہے۔ اس خاندان میں قیامت تک کوئی نہ کوئی نیک پیدا ہوتا رہے اور اس طرح اس کے باغ میں نئے درخت لگتے رہیں۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس ارشاد سے کہ بہتر نیکی وہی ہے۔ جو ہمیشہ جاری رہے۔ یہی مفہوم تھا۔ بے شک نماز میں سستی کرنے والا

مستقل نجات

نہیں پاسکتا۔ یعنے براہ راست بغیر دوزخ میں داخل ہونے کے جنت میں نہیں جاسکتا۔ یوں تو ایک وقت کے بعد سب جنت میں چلے جائیں گے۔ لیکن نماز کے تارک کا یا اس میں سستی کرنیوالے کا سیدھا قدم جنت میں نہیں جاسکتا۔ یہی حال زکوٰۃ اور حج وغیرہ دوسری عبادات کا ہے۔ کہ ان کے بغیر انسان سیدھا جنت میں نہیں جاسکتا۔ گویا وہ نہایت ضروری ہیں۔ اور انہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اصل چیزیں ہیں۔ اور وہ نیکیاں زینت ہیں۔ ایک مکان چھت اور دیواروں کے ساتھ تو مکمّل ہوجاتا ہے۔ لیکن بعض زینت کی چیزیں ہوتی ہیں۔ جو اسے خوبصورت بنادیتی ہیں۔ ایک ہی حیثیت رکھنے والی یکساں جگہ میں بظاہر ایک ہی جیسے دو مکانوں میں سے ایک پانچ ہزار کی مالیت کا ہوگا۔ اور دوسرا ایک لاکھ کی مالیت کا۔ گویا

تزئین اور آراستگی

سے قیمت بڑھ جاتی ہے۔ تو نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن کے بغیر نجات ہی نہیں۔ مگر جو دائمی نیکیاں میں نے بیان کی ہیں۔ وہ

اعمال کی عمارت

کو خوبصورت بنادیتی ہیں۔ اور یہی وہ امور ہیں۔ جن کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث کیا گیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم ایاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة۔ اس میں انہی تین امور کو بیان کیا ہے یعنے پہلے تبلیغ ہے۔ پھر تعلیم اور پھر تربیت اور یہی وہ چیزیں ہیں۔ جن کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ساری دنیا سے افضل

ہیں۔ اور سب انبیاء پر آپ کو فضیلت تامہ حاصل ہے۔ باقی انبیاء کی یہ نیکیاں ختم ہوگئیں۔ مگر آپ کی قیامت تک جاری رہیں گی اس لئے آپ ان سب سے بلند تر مقام پر فائز ہیں

اس وقت میں ان میں سے صرف ایک نیکی یعنے

تربیّت

کو لیتا ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قوا انفسکم واھلیکم نارا یعنے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔ دنیا میں کون آدمی شریف کہلا سکتا ہے۔ جو مقدرت کے باوجود اپنی اولاد کو تعلیم نہ دلائے۔ ان کی صحت کی حفاظت کے سامان نہ کرے۔ پھر وہ انسان کس طرح شریف کہلا سکتا ہے جس کی اولاد کو

دین سے مس

نہ ہو۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبادات میں اعلیٰ نیکی نماز ہے۔ یہ ایک فرقان وامتیاز ہے مومن وکافر میں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

منافق کی علامت

یہ بتائی ہے۔ کہ وہ عشاء اور فجر کی نماز میں نہیں آتا۔ لیکن مومن سوائے جائز معذوری کے ضرور آتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔ تو

تربیت میں سب سے پہلی چیز

نماز ہے۔ اور دوسری ان کو

دین سے واقف کرنا

تعلیم کے بعض حصے استادوں سے متعلق نہیں ہوتے۔ بلکہ اولاد کو ان سے آگاہ کرنا والدین کا فرض ہوتا ہے۔ مثلاً انہیں بتانا۔ کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے۔ رسولؐ کون ہے۔ امام کون ہے۔ پھر

نظام سلسلہ

سے انہیں آگاہ کرتے رہنا۔ اگر یہ باتیں آہستہ آہستہ بچوں کے کان میں ڈالی جائیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایسی اولاد اگر بگڑ بھی جائے۔ تو نظام سلسلہ سے ڈرتی رہتی ہے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کی شکایت خلیفۂ وقت یا کارکنوں کو نہ پہنچ جائے۔ وہ بے شک دوڑیں گے۔ کودیں گے۔ مگر ان کا گلا سلسلہ کے رسے سے بندھا ہوا ہوگا۔ اور ان کی آوارگی ایک

محدود دائرہ کے اندر

ہوگی۔ لیکن جن بچوں کو والدین سلسلہ کے نظام سے واقف نہیں کرتے۔ وہ برملا کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم تمہاری بات نہیں مانتے ہوگئے تو دونوں آوارہ لیکن ایک کے گلے میں ایک لمبا رسہ ہوگا۔ اور وہ اس کی حد کے اندر ضرور رہے گا۔ لیکن دوسرا بالکل آزاد ہوگا۔ پہلے کو کلیتہً بگاڑنا قریباً ناممکن ہوگا۔ بری صحبت اس کے اندر آوارگی پیدا کرے گی۔ مگر

سلسلہ کے ساتھ وابستگی

ضرور رہے گی حتی کہ کسی وقت اس کے دل میں خشیت پیدا ہوجائیگی اور وہ واپس آجائے گا۔ اس لئے تربیت کے لئے بچوں کو ایسی باتیں بتاتے رہنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح نماز بھی تربیت کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر انسان کو کوئی نور نہیں مل سکتا۔ اور جس دن کوئی نماز ناغہ ہوجائے۔ اس دن انسان کی

روحانی لحاظ سے موت

واقع ہوجاتی ہے۔ اور یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ لولے لنگڑے کو صحت ہوجاتی ہے۔ بیمار اچھے ہوسکتے ہیں۔ لیکن

مردہ کو زندہ کرنا

ممکن نہیں۔ اسی طرح نماز کے تارک کو ابھارنا بہت مشکل ہوتا ہے اس لئے ہر شخص جو چاہتا ہے۔ کہ دائمی نیکی کرے۔ اسے چاہیئے کہ اس بات کو اپنے فرائض میں داخل کرے۔ کہ

اولاد کو نماز کی تعلیم

دینی ہے۔ بلکہ بچوں کو نماز میں ساتھ لائے۔ اور اگر معذور ہے۔ تو بھیجے۔ بلکہ جو معذور ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ زیادہ زور اور تاکید کے ساتھ کہتا رہے۔ تا اس کے بچے یہ نہ خیال کرلیں۔ کہ وہ

نمازوں میں سست

ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ انہیں بار بار سمجھاتا رہے۔ کہ میں معذور ہوں۔ اس لئے شامل نہیں ہوسکتا۔ تم جاؤ اور نماز پڑھ کر آؤ۔ اور پھر اس بات کی نگرانی کرے۔ کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں۔ مگر بہت سے لوگ ہیں جو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور میں نے نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا ہے۔ کہ یہاں قادیان میں بھی نمازوں کے وقت بعض لوگ شور مچاتے رہتے ہیں۔ مگر انہیں کوئی نہیں سمجھاتا۔ کہ نماز ہو رہی ہے۔ شور نہ ڈالیں۔ پرسوں کا ہی واقعہ ہے۔ کہ میں نماز پڑھا رہا تھا۔ کہ

ایک چھوٹی بچی کی آواز

نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ کوئی

دیہاتی عورت

کچھ بیچ رہی تھی۔ اس لڑکی نے کہا۔ تینوں شرم نہیں آؤندی حضرت صاحب نماز پڑھا رہے نے تے توں شور کرنی ایں۔ یعنے تمہیں شرم نہیں آتی۔ حضرت صاحب تو نماز پڑھا رہے ہیں۔ اور تم شور کرتی پھرتی ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے والدین نے اس کے کان میں یہ بات ڈالی ہوئی تھی۔ کہ

نماز کے وقت

شور کرنا نہیں چاہیئے۔ وہ خود نماز میں شامل نہ تھی۔ اور کھیلتی پھرتی تھی۔ لیکن اتنا احساس اسے ضرور تھا مجھے اس کی اس بات سے اس قدر لطف آیا۔ کہ چاہا نماز ختم کر کے اس کا پتہ کروں۔ کہ وہ کون تھی۔ تو بچوں کے دل میں جو بات ڈالی جائے۔ وہ بڑا اثر کرتی ہے اور اگر انہیں

مسجدوں میں جانے کا عادی

بنا دیا جائے۔ تو وہ ایسے آوارہ کبھی نہیں ہو سکتے۔ کہ اصلاح نہ ہو سکے ؛

پس میں

قادیان کے دوستوں کو

خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں نماز کے لئے انہیں ساتھ لے جائیں۔ اور اگر خود معذور ہوں۔ تو انہیں ضرور بھیج دیں۔ اور پھر نگرانی کریں۔ کہ وہ جاتے ہیں۔ یا نہیں پھر بچہ جب ذرا بڑا ہو جائے۔ تو اسے

تہجد کی عادت

ڈالیں۔ کیونکہ میرے نزدیک تہجد کی عادت اسی عمر میں پڑ سکتی ہے بعد میں بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں تہجد کی عادت ڈالیں۔ اور ذکر کرنا سکھائیں۔ اس سے طبیعت کا لاابالی پن دور ہو کر

رقت قلب

پیدا ہو گی ؛

دوسری چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ بہت

احتیاط کی ضرورت

ہے۔ وہ جھوٹ ہے۔ میں نے بہت افسوس کے ساتھ دیکھا ہے کہ جب بھی کبھی مجھے کسی مقدمہ کی تحقیقات کا موقعہ ملا۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ بڑے لوگوں میں سے بھی بعض تو صریح جھوٹ بولتے ہیں۔ اور بعض جھوٹ بولنے کے لئے کوئی بہانہ اپنے نفس میں بنا لیتے ہیں۔ مگر یہ طریق بھی درست نہیں۔ اس سے انسان کے اندر بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اگر غلطی ہو جائے۔ تو اس کا اقرار ہی مناسب ہے۔ اور اگر اس طرح دنیوی طور پر نقصان بھی ہو جائے۔ تو

اخروی نقصان

کے مقابلہ میں جو جھوٹ سے ہوتا ہے۔ اس کی کچھ حقیقت نہیں جھوٹ بولنے والوں کے بچے بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا۔ کہ اس کے سامنے جھوٹ بولا جا رہا ہے بچہ کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ میں نے ایک تماشہ کرنے والے کی کتاب پڑھی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ سب سے زیادہ مشکل وہ کھیل ہوتا ہے۔ جو بچوں کے سامنے کرنا پڑے۔ ایک پروفیسر کو آسانی کے ساتھ دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ مگر

بچہ کو دھوکا دینا

بہت مشکل ہے۔ پس اس کے متعلق بہت نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ اسے دلیر بنانا چاہیئے۔ اور اسے اچھی طرح سمجھا دینا چاہیئے۔ کہ اگر وہ صحیح صحیح اپنے

قصور کا اعتراف

کرے گا۔ تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ جب بچہ کو سچ بولنے کی عادت ہو جائے۔ تو اس کا کیرکٹر ایسا مضبوط ہو جاتا ہے کہ وہ دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابلہ میں جھوٹا آدمی کبھی حقیقی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی اس کے سامنے تعریف بھی کرے۔ تو وہ محض ظاہر داری ہو گی۔ ورنہ اس کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت ہی ہو گی۔ پس کوشش کرو۔ کہ بچے بندوں کے ساتھ تعلقات میں

جھوٹ سے پرہیز

کریں۔ اور خدا تعالےٰ سے تعلق کے سلسلہ میں

نماز کے عادی

ہو جائیں۔ اگر ان دونوں امور کی نگرانی کی جائے۔ تو بہت حد تک اصلاح ہو سکتی ہے

پس میں قادیان کے دوستوں کو بالخصوص اور بیرونی دوستوں کو بالعموم توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان امور کا خیال رکھیں۔ اگر ہر شخص کو تبلیغ کا موقعہ نہ بھی مل سکے۔ تو بچوں کی تربیت سے کسی صورت میں بھی غافل نہ ہوں۔ انہیں چھوٹے چھوٹے مسائل یاد کراؤ۔ اور بتاؤ۔ کہ خدا سے ان کا تعلق کیا ہے۔ بندوں سے کیا ہے سلسلہ کے متعلق موٹی موٹی باتیں بتا دو۔ پھر خلفاء کے حالات سے آگاہ کرو۔ اور نشانات الٰہیہ یاد کراؤ۔ ان باتوں سے انہیں

سلسلہ کے ساتھ وابستگی

پیدا ہو جائے گی۔ پھر نماز کا پابند بناؤ۔ بالخصوص نماز با جماعت کی عادت ڈالو۔ اور جھوٹ سے پرہیز کراؤ۔ اگر یہ باتیں پیدا ہو جائیں تو روز بروز کے جھگڑے خود بخود مٹ جائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے قادیان میں جوں جوں جماعت بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ نقص پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ بچوں کو

مسائل سے آگاہ

نہیں کیا جاتا۔ نماز کی پابندی نہیں کرائی جاتی۔ اور جھوٹ سے پرہیز نہیں کرایا جاتا۔ ماں باپ کا فرض ہے۔ کہ وہ انہیں ان باتوں کا عادی بنائیں۔ اور اس طرح

دائمی نیکی

کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس طرح ان کے باغ میں قیامت تک نئے نئے درخت پیدا ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ ان کی تربیت سے ان کی اولاد کی اصلاح ہو گی۔ اور ان کے ذریعہ ان کی اولاد کی۔ اور اس طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بلکہ یہ تو ایسا کام ہے۔ کہ جن کے ہاں اولاد نہ ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ یتامیٰ کو پال کر یہ ثواب حاصل کریں۔ لیکن جن کو اللہ تعالےٰ نے اولاد دی ہے۔ وہ اگر اس سے محروم رہتے ہیں۔ تو ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی کے

گھر میں گنگا

بہ رہی ہو۔ لیکن وہ گندے ہاتھ لیکر بیٹھا رہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوں۔ اور وہ ان کی صحیح تربیت کرے۔ تو میں اس کے ساتھ جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ

اولاد کی صحیح تربیت

انسان کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے۔ پس اگر تبلیغ اور تعلیم کے کام مشکل ہیں۔ تو کم از کم اپنی اولاد کی تربیت تو کسی کے لئے مشکل نہیں کہی جا سکتی۔ جو کچھ تمہیں آتا ہے۔ وہ انہیں سکھاؤ۔ اور پھر بچے جو نیکی بجا لائیں گے۔ اس کے ثواب میں سے ایک حصہ تمہیں بھی ملے گا۔ اور جو شخص اتنے آسان ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کرتا کہنا پڑے گا۔ کہ نہ اسے

جنت کی قدر

ہے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی کی پرواہ۔ اس کے ایمان میں نقص ہے۔ لیکن جس کے دل میں کچھ بھی قدر ہے وہ اتنا آسان طریق سن کر خوشی سے اچھل پڑے گا۔

میں

اللہ تعالےٰ سے دُعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں نیک اعمال بجا لانے کی توفیق دے۔ اور پھر یہ بھی توفیق دے۔ کہ نیکی کو اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں۔ بلکہ اپنی اولادوں کے اندر بھی اسے پیدا کریں۔ تا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں۔ صرف

ارادہ اور نیت

کی دیر ہے۔ اور جب انسان کسی کام کی نیت کرے۔ تو خواہ وہ مشکل ہو۔ پھر بھی آسان ہو جاتا ہے ؛

تقرر نائب ناظر

خان صاحب منشی برکت علی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ شملہ کو جو سرکاری ملازمت سے پنشن پا کر قادیان دار الامان میں تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نائب ناظر کا عہدہ عطا فرما کر جملہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی نگرانی کا کام تفویض فرمایا ہے۔ ۱۰ ار دسمبر سے خان صاحب موصوف نے بلا تنخواہ کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرماتے ؛ (ناظر اعلیٰ قادیان)

مراسلات

میاں رحیم بخش صاحب امرتسری کے حالات زندگی

میاں رحیم بخش صاحب شانہ ساز امرتسری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ اور جنہوں نے ۲ جولائی ۱۹۳۳ء کو وفات پائی ہے ان کے مختصر حالات زندگی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

ایام طفولیت

آپ ۱۸۷۴ء مطابق ۱۲۹۱ھ میں نومبر یا دسمبر کے مہینہ میں بمقام امرتسر پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے بعد والدین خوشحال ہو گئے۔ کاروبار میں بڑی ترقی ہوئی۔ جب ہوش سنبھالی۔ تو والدین نے مسجد میں پڑھنے بٹھایا۔ استاد کی وفات کے بعد ورق سازی کا کام شروع کر دیا۔ پھر باپ نے اپنے کام شانہ سازی یعنی پارچہ بافی کی کنگھیاں بنانے پر لگا دیا۔ جس میں بہت مہارت پیدا کر لی یہاں تک کہ دور دور سے لوگ کنگھیاں بنوانے آتے۔ جو قیمت مانگتے لوگ دید یتے۔ زبان کے کھرے تھے۔ کبھی کم و بیش سول نہ کیا۔ ایسی ساکھ بیٹھی کہ کبھی کسی نے نرخ نہ پوچھا۔ آپ کے دادا جان مرحوم علاج چشم میں ماہر تھے۔ آپ نے بھی پوری توجہ اور محنت سے اس کام کو سیکھا۔ اور ایسا سیکھا۔ کہ بڑے بڑے حاذق طبیب آپ کا لوہا مانتے تھے۔ مایوس العلاج مریض آتے۔ اور فیض یاب ہوتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ مگر خدا کا فضل ہے۔ کہ ان ایام میں مجھے اللہ والوں کی مجلس نصیب ہوئی۔

قبول احمدیت

۱۷ ذوالحجہ ۱۳۱۱ھ مطابق جولائی ۱۸۹۴ء آپ کو پیغام احمدیت پہنچا۔ اور آپ نے لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔ خاکسار نے دریافت کیا۔ کہ آپ کو کس طرح یہ سعادت نصیب ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے والد صاحب مرحوم کے پاس ایک روز کوئی مجذوب آیا۔ والد صاحب نے پوچھا کہ سائیں جی کدھر سے آنا ہوا۔ مجذوب نے کہا بٹالہ سے پرے گیا تھا۔ وہاں ایک اللہ والے سے مل کر آیا ہوں۔ میرے والد صاحب نے پوچھا وہ کون ہیں۔ ولی ہیں یا قطب۔ یا غوث۔ سائیں جی نے کہا۔ کہ ابھی ان کا دعویٰ تو کوئی نہیں۔ لیکن ان تمام درجوں سے بڑے درجے کا انسان ہوگا۔ کچھ عرصہ کے بعد میری شادی کی تقریب پر۔ برات دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور جا رہی تھی۔ کہ راستہ میں مذہبی گفتگو چھڑ گئی۔ باتوں باتوں میں الہام کا تذکرہ ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آیا۔ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے دعویٰ الہام کیا ہے۔ پھر لوگ اپنی من گھڑت دلیلوں سے اس دعویٰ کی تغلیط کرنے لگے۔ گر نزول الہام کے بارے میں اس کوچوان نے تسلی بخش دلائل اور اعتراضات کے مسکت جواب دئیے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس یکہ بان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار اپنے یکہ پر سوار کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی صداقت پر اس کو کامل یقین ہے۔

یکہ بان کی باتیں میرے دل میں دھنس گئیں۔ مجھے ہلکا ہلکا بخار تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سننے سے بخار اترنا شروع ہوا۔ اور آناً فاناً آرام ہو گیا۔ معاً مجھے مجذوب کا واقعہ یاد آ گیا۔ اور اسی دن ایمان بالغیب لے آیا۔ واپس امرتسر آ کر علماء سے تذکرہ کیا۔ مگر انہوں کو خلاف پایا۔ مولویوں کی باتوں میں خشیت اللہ نہ پائی۔ بلکہ صرف نخوت و گھمنڈ دیکھا۔ مگر میرا شوق کب مجھے بیٹھنے دیتا تھا۔ حضرت جیون بٹ مرحوم کی معیت میں قادیان آیا۔ اور حضرت اقدس کے فیض صحبت سے مستفیض ہوا۔ حضور کی باتوں سے مجھے ایسا سرور حاصل ہوا۔ کہ اگر ایک لاکھ مولوی بھی قرآن اٹھا کر کہے کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) سچے نہیں تو بھی نہ مانوں

اس کے بعد دکان پر ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہوتا رہتا تھا۔

اشاعت احمدیت کیلئے جوش

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے شروع میں ہم نے اپنی دکان پر آٹھ روزہ جلسوں کا انتظام کیا۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی شیخ غلام محمد صاحب نو مسلم لدھیانوی۔ مولوی غلام حسین صاحب لاہوری مولوی فتح الدین صاحب دھرمکوٹی اور چند دیگر دوست تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے خلاف مولوی غلام احمد اخگر۔ ڈاکٹر محمد حکیم۔ غلام رسول اور مولوی غلام مصطفےٰ امرتسر کے گرد و نواح میں تقریریں کرتے جب ناکام رہتے۔ تو ہمارے جلسوں میں آ کر شور ڈال دیتے۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون مٹاوے۔ ہماری دن دوگنی۔ رات چوگنی ترقی ہوئی۔ اور مخالف دم توڑ کر جھاگ کی مانند بیٹھ گئے

تبلیغ کے اثرات

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہم دو نو بھائیوں کی تبلیغ سے کئی بندگان خدا کو قبول حق کی توفیق ملی۔ جن میں سے قابل ذکر منشی عباس علی صاحب ولد منشی بہادر علی صاحب منشی غیر ذ الدین صاحب۔ مولوی عبد القادر صاحب عرف ساون فتح گڑھی۔ مولوی سراج الدین صاحب حال مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان۔ منشی عبد اللطیف صاحب پوسٹمین امرتسری۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ میاں امام الدین صاحب۔ میاں کریم بخش صاحب حوالدار بابو کرم الدین صاحب امرتسری گڈس کلرک ترنتارن۔ میاں عبد الرحیم صاحب اور میاں حبیب اللہ صاحب ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی دعا

آپ بیان کرتے کہ جن دنوں میرے والد صاحب غیر احمدی تھے میں نے حضرت مسیح موعود کے حضور ان کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضور نے نام دریافت فرمایا۔ عرض کیا۔ نام چوہدری رانجھے خان ہے۔ میں جب قادیان سے امرتسر آیا تو میرے والد صاحب نے کہا۔ رحیم بخش پھر کب قادیان جاؤ گے۔ مجھے ساتھ لے چلو بیعت کر آویں۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود کی دعا کا اثر تھا

مردم شناسی

مردم شناسی کا ملکہ قدرت نے آپ کی فطرت میں ودیعت کیا ہوا تھا۔ ابتدائے گفتگو میں ہی معلوم کر لیتے۔ کہ یہ آدمی کس قماش کا ہے۔ فرماتے۔ یہ جوہر مجھے امام الزمان کے طفیل ملا ہے

متفرق واقعات

میاں علی احمد خان کہتے ہیں

کہ ایک دفعہ میرے جی میں آیا۔ کہ میں مجذوب بنوں۔ والد صاحب نے فرمایا۔ بیٹا! مجذوب سے مومن کی شان بڑی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان کامل رکھنا۔ اور آپ کی تعلیم پر پورا پورا عمل کرنا۔ اور حلال کی روزی سے اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنا۔ مجذوب بننے سے اچھا ہے۔

ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی قرآن دانی کا تذکرہ ہوا۔ کہنے لگے میرے سامنے مسجد مبارک میں ڈاکٹر رحمت علی صاحب برادر اکبر حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ حضور میں افریقہ میں رہتا ہوں۔ وہاں مطالب قرآن کس طرح سیکھوں۔ فرمایا ہم چند منٹوں میں سکھا دیتے ہیں۔ مسجد کی سیڑھیاں اترتے آتے تھے۔ اور فرماتے تھے دیکھو قرآن خدا کا کلام ہے۔ وہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ جب پڑھنے لگو۔ تو دعا مانگو کہ خدایا یہ تیرا کلام ہے۔ تو مجھے اس کے معارف سے آگاہ کر۔ سب باتیں اس میں آ جائیں گی۔

آپ ہر دم خدا پر بھروسہ رکھتے۔ کیسے ہی مصائب ہوں۔ کبھی ہمت نہ ہارتے۔ صابر اور راضی بقضاء رہتے تھے۔ غیر کی نیکی کو یاد رکھتے اور بدی کو بھول جاتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے گندی گالیاں دیں۔ آپ نے ذرا برا نہ منایا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہی شخص آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ مجھ پر ایک ساہوکار نے قرضہ کی بابت نالش کر دی ہے۔ میرا فیصلہ کرا دو آپ اسی وقت ساتھ ہو لئے۔ اور صلح صفائی کرا دی۔

قوت فیصلہ

آپ بڑے صائب الرائے تھے۔ بڑے بڑے پیچیدہ جھگڑوں کا فیصلہ کیا کرتے۔ شہروں میں عام طور پر شراکت مکانات کے جھگڑے ہوتے ہیں۔ آپ اس قسم کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اشد مخالف بھی آپ کو منصف مقرر کرتے اور آپ سے فیصلے کروایا کرتے تھے۔

ہمدردی عامہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہتے اب تو ہماری برادری احمدی ہے۔ غمی خوشی کے ہر ایک معاملہ میں شامل ہوتے۔ اور ہر قسم کی ضروری امداد کرتے۔

تبلیغ احمدیت کے لئے جدوجہد

آپ دن رات تبلیغ سلسلہ میں مشغول رہتے۔ آپ کی دکان پر بڑا جمگھٹا رہتا۔ اعتراضوں کے جواب بڑے ممکت دیتے۔ آپکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے الہامات یاد تھے کتابوں کے حوالے بھی ذہن میں محفوظ تھے۔ فرماتے کبھی مجھے سلسلہ کی تبلیغ میں حجاب نہیں آیا۔ اور نہ ہی کبھی کسی مجلس میں شرمندہ ہونا پڑا ہے۔:

مرض الموت

میں بار بار پوچھتے کہ "علی احمد خان ابھی قادیان سے نہیں آیا" آپ کی ہمشیرہ نے بتلایا۔ کہ اطلاع کر دی گئی ہے جلد آجائیگا پھر فرمایا وہ تو چھ بجے کی گاڑی پر آئیگا اور ہماری گاڑی آج سات بجے تیار ہے۔ آپ کی وفات پورے سات بجے شام ہوئی نزع کی گھڑی تھی۔ علی احمد خاں سورت یٰس پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے کہ یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءُون۔ تو آپ نے انگلی کھڑے کرکے کہا سنو! یہ اللہ تعالیٰ نے قانون بیان فرمایا ہے کہ سچے رسولوں کے ساتھ ہمیشہ استہزا کیا جاتا ہے۔

آپ پانی نہایت آہستگی اور سکون سے پیتے۔ خاکسار نے پوچھا اتنی دیر کیوں لگاتے ہیں۔ فرمایا میرے مسیح کو یہی طریق پسند تھا"

عبادت الٰہی

آپ عبادات الٰہیہ بجا لانے کے بہت پابند تھے۔ ہمیشہ نماز با جماعت پڑھتے۔ خشوع و خضوع سے پڑھتے۔ اور لمبی دعائیں مانگا کرتے۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا۔ کہ پاؤ پاؤ گھنٹہ سجدہ میں پڑے رہتے۔ عسر و یسر میں باقاعدہ اور با شرح چندہ دیتے۔ آمد کا حساب کرکے پورا چندہ دیتے۔ کبھی آپ کی طرف بقایا نہیں نکلا۔ مرکز کی ہر ایک مالی تحریک میں حصہ لیتے۔ نیز دوسرے احباب کو بھی ادائیگی چندہ کی تحریک کرتے۔ علاوہ ازیں خاندان نبوت سے بھی آپ کو بڑی محبت اور وابستگی تھی۔

لوگوں کی مخالفت

فرماتے۔ جب ہماری جماعت کو نماز الگ پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ تو سوائے جمعہ کے باقی نمازیں محلوں میں قریب قریب ہی احمدی اکٹھے ہو کر پڑھتے۔ اور نماز جمعہ ملکہ کے چوک والے باغ میں پڑھا کرتے۔ وہاں ہمیں مولوی دق کرنے کے لئے کوڑا کرکٹ پھنکوا دیتے۔ جب اس طریق سے ناکام رہے۔ تو راستوں میں کھڑے ہو ہو کر روکتے۔ کئی ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب ہم گھر سے نکلتے۔ تو ایک شخص ہمارے پیچھے چلتا۔ اور فحش ترین گالیاں دیتا جاتا۔ اور پھر جب شیخ محمد حسین بٹالوی نے فتویٰ تکفیر دیا۔ تو عوام الناس اور زیادہ بھڑک اٹھے۔ ہمارا بائیکاٹ کر دیا۔ خاکروب اور ماشکی وغیرہ کو لوگوں نے دھمکیاں دے کر بند کر دیا۔ پھر ہم نے خود مشک بنوا کر پانی بھرنا شروع کیا۔ ایک دفعہ ہم کھانا کھانے کے لئے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک مخالف شخص نے سقفی روشندان کے راستے پیشاب کر دیا۔

قرآن شریف سننے کا شوق

خاکسار سے بڑی محبت تھی۔ بیٹوں کی طرح عزیز جانتے۔ میں جب کبھی تبلیغ کے لئے باہر دیہات اور مضافات میں جاتا۔ تو فرمایا کرتے۔ میں تو آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کیونکہ آپ میرے مسیح کا پیغام پہنچانے جاتے ہیں۔ جب طبیعت ملول ہوتی۔ تو مجھے کہتے کہ قرآن سناؤ۔ میں آپ کے مکان پر درس قرآن دیا کرتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ میں نے درس نہ دیا۔ فرمایا جمعہ کی چھٹی کیسی مسیح موعودؑ کا زمانہ جمعہ کا حکم رکھتا ہے۔ اچھا ایک ہی رکوع سنا دو

آپ بیان کرتے تھے کہ "ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کثیر احباب کی معیت میں سیر کو گئے۔ میں بھی ہمراہ تھا۔ راستہ میں ایک جاٹ نے آگے بڑھ کر حضرت اقدس سے مصافحہ کیا۔ اور جوش محبت میں آکر آپ کے ہاتھ کو خوب زور سے کھینچا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے اطمینان سے کھڑے رہے۔

یہ بھی فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں اور میاں جیون بٹ مرحوم دارالامان آئے۔ ہمارا ارادہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں خریدیں۔ مگر قیمت پاس نہ تھی۔ جب ہم حضور کی ملاقات کو گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس کتابیں عنایت فرمائیں جن میں آئینہ کمالات اسلام۔ انجام آتھم۔ اور نور القرآن۔ وغیرہ بھی شامل تھیں۔:

ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے علی احمد خان صاحب (حال ٹھیکیدار سٹیشن قادیان) نے پوچھا۔ کہ ابا جان! آپ نے حضرت مسیح موعود کے سب دعوے جانچ کر مانا تھا۔ فرمایا نہیں بیٹا! ہم نے تو صادق سمجھ کر مانا ہے۔

یہ بھی بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ جلسہ کے موقع پر قادیان میں ایک احمدی حلوائی نے دکان لگائی۔ مگر بکری نہ ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے اس نے عرض حال کیا۔ حضور نے چند پیسے دئے۔ اور فرمایا مجھے ان کی مٹھائی لا دو۔ بس پھر کیا تھا۔ لوگ ٹوٹ پڑے۔ اتنی بکری ہوئی۔ کہ کوئی چیز قابل فروخت نہ رہی۔:

سفر آخرت کی تیاری

وفات سے چند گھڑیاں پیشتر بار بار خاکسار سے پوچھتے کہ "ابھی اذان نہیں ہوئی۔؟ نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ جماعت کب ہو گی؟ اٹھو مجھے وضو کراؤ۔ میں نے عرض کیا۔ ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا۔ آخری جماعت کرا دو۔ یہ کہکر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ پھر فرمایا ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے جنہوں نے بلافیس بڑی تن دہی سے علاج معالجہ کیا۔ مگر خدا اپنے پاس بلاتا ہے۔ اس کے بعد کلمہ طیبہ ورد زبان تھا۔ پھر کہا ہمارے نبی کا حکم دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ ۲ جولائی ۱۹۳۲ء بروز ہفتہ سات بجے شام کا وقت تھا۔ کہ دم اکھڑ گیا۔ دم واپسیں پر فرمایا "لا الٰہ الا اللّٰہ" اور ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون رات کو کفن وغیرہ کا انتظام کر دیا گیا اتوار کی صبح کو نعش بذریعہ موٹر قادیان پہنچائی گئی۔ اور مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۳ بجے مقبرہ بہشتی قادیان میں سپرد خاک کئے گئے

اللّٰھم اغفرہٗ وارحمہٗ۔

خاکسار: سید بہادر شاہ نائب مہتمم تبلیغ امرتسر

رسالہ مقدمہ بہاول پور

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ کا وہ معرکۃ الآرا اور باطل شکن بیان جو آپ نے ایک احمدی کے خلاف تنسیخ نکاح کے مقدمہ میں بطور گواہ مدعا علیہ عدالت بہاولپور میں دیا۔ $\frac{۲۰×۳۰}{۸}$ تقطیع کے ۱۶۸ صفحات پر عمدہ کاغذ اور اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کی حقیقی خوبیوں کا اندازہ مطالعہ کے بغیر ناممکن ہے۔ صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے۔ کہ غیر احمدی علماء احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج ثابت کرنے کے لئے جو لغو اور فرسودہ اوہام پیش کیا کرتے ہیں۔ ان کا نہایت کامیابی کے ساتھ قلع قمع کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر مسلمانوں پر فتویٰ تکفیر لگا دینا ان ملانوں کی عادت میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ قرآن شریف۔ احادیث۔ اور اقوال ائمہ سلف سے اس باطل خیال کی تردید کی گئی ہے اور اس کے ضمن میں پیدا ہونے والے جملہ اعتراضات کے جوابات نہایت خوبی سے دئے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ ہر امر کے متعلق مخالفین کی مسلمہ کتب سے اسناد پیش کی گئی ہیں۔ دوست کثرت کے ساتھ اس کی اشاعت کریں۔ تاکہ ہمارے عقائد کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ قیمت قسم اول آٹھ آنہ۔ قسم دوم ۶/

دس روپے سے زیادہ کے آرڈر پر ۲/ فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔:

اور یکجائی طور پر منگوانے والی جماعتوں کو کمیشن کے علاوہ محصولڈاک میں بھی بچت رہے گی۔:

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اشتہار

نئے سال کے نئے تحفے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر قومی سرمایہ سے جو بکڈپو قائم ہوا تھا۔ اس میں سالہائے ماسبق کی طرح اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ پر مندرجہ ذیل علمی سیاسی اور روحانی تحفے تیار ملیں گے۔ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے حضرات کو ان کی خریداری کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور جو دوست کسی خاص مجبوری کے باعث تشریف نہ لا سکیں۔ وہ دوسرے آنے والے دوستوں کے ذریعہ منگوالیں۔ تاکہ انہیں بھی محصول ڈاک بچ جائے ؂

کتاب البریہ

یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی ایک نادر و نایاب تصنیف ہے۔ جو پینتیس ۳۵ سال کے بعد دوبارہ بڑے اہتمام کے ساتھ شایع ہو رہی ہے۔ اس میں جہاں حضور انور نے مخالفین سلسلہ کی کارروائیوں کو طشت ازبام کیا ہے۔ وہاں ان کی ناکامی بھی ثابت کی ہے۔ اور ازاں بعد مسیحی عقائد پر ایسا لطیف اور عجیب و غریب تبصرہ فرمایا ہے۔ اور ایسے اچھوتے اور لاجواب اعتراض کئے ہیں۔ کہ دنیائے مسیحیت یقیناً ان کا جواب نہیں دے سکتی۔ اس کے بعد اس مشہور و معروف مقدمہ کی مفصل روئداد ہے جو حضور پر ہنری مارٹن کلارک نے کیا تھا۔ اس ایمان پرور کارروائی کے بعد حضور نے اپنے اور اپنے خاندان کے حالات بھی رقم فرمائے ہیں۔ پھر اپنے دعوے کے براہین اور وفات مسیح کی تائید میں بہت سے ناقابل تردید دلائل رقم فرمائے ہیں۔ خروج دجال یاجوج ماجوج وغیرہ پر بھی بحث فرمائی ہے۔ الغرض یہ روحانی مائدہ اس قابل ہے۔ کہ دوست اسے ضرور خریدیں۔ پڑھیں۔ اور اپنے ایمان و عرفان میں پختگی پیدا کریں۔ تختی ۲۰×۲۶/۸ حجم تین سو صفحہ کے قریب مگر قیمت عہ اور جلسہ سالانہ پر خریدنے والوں سے صرف ایک روپیہ لیا جائیگا ؂

تحفہ گولڑویہ

یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی مشہور و ممتاز تصنیف ہے۔ جو تیسری بار دوستوں کے اصرار پر نہایت اہتمام کے ساتھ شایع ہو رہی ہے۔ اس نادر و لاجواب تصنیف میں بھی حضور نے اپنے مامور من اللہ ہونے کے دلائل رقم فرمائے ہیں۔ اور معترضین کے شبہات اور اوہام کا ایسے لطیف انداز میں ازالہ فرمایا ہے۔ کہ باید و شاید اس کا حجم بھی تین سو صفحہ کے قریب ہے۔ اور قیمت صرف ایک روپیہ

تفہیمات الٰہیہ

یہ ۱۳۲ صفحہ کا رسالہ مولانا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کی جدید تصنیف ہے۔ جس میں مولوی صاحب موصوف نے نئے طرز اور نئے اسلوب و انداز میں آریوں اور عیسائیوں کے ان تمام لغو اور بیہودہ اعتراضوں کے جواب تحریر کئے ہیں۔ جو آج تک ان کی طرف سے سورۂ فاتحہ کے متعلق شایع ہو چکے ہیں۔ اور خود انہی کے لٹریچر سے ثابت کر دیا ہے کہ سورۂ فاتحہ وید یا بائیبل کا سرقہ نہیں۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ ویدک دھرمی اور مسیحی عقائد کا ابطال کرنے والا ہے۔ اس کے ساتھ سورۂ فاتحہ کے کمالات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ تمام احمدی اس لطیف اور جدید تصنیف کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ حجم ۱۲۸ صفحے قیمت صرف چار آنے

ہندو راج کے منصوبے انگریزی

ہندو راج کے منصوبے انگریزی یہ اس مشہور عام کتاب کا انگریزی ترجمہ ہے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بزرگان سلسلہ۔ ہندوستان کے مسلمان لیڈر اور ایڈیٹران اخبارات دل کھول کر تعریفیں کر چکے ہیں۔ اور اسے ملک و ملت کے لئے بہترین تصنیف قرار دے چکے ہیں۔ ہاں یہ اسی کتاب کا انگریزی ترجمہ ہے۔ جو مسلمانان ہند کے ہر فرقے اور ہر جماعت میں مقبول ہوا۔ اور جو اس وقت تک سات بار چھپ چکا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت عمدہ اور نفیس ہے۔ اس کا ٹائیپ اس کا کاغذ اس کی طباعت بھی ایسی شاندار ہے۔ کہ ولایتی کتابوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ حجم تین سو صفحہ مگر قیمت صرف عصہ ۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس کو انگریز افسروں اور دوسرے مسلمان اور عیسائی انگریزی دانوں تک پہنچائیں۔ تاکہ انہیں بھی مسلمانوں کی مظلومی اور اغیار کی جارحانہ کارروائیوں کا علم ہو

مسئلہ کشمیر اور ہندو مہا سبھائی

اس سوا دو سو صفحہ کی کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ہندو راج کے خواہشمند جسطرح برطانوی علاقہ میں مسلمانوں کو کامیاب ہونے نہیں دیتے۔ اسطرح وہ ریاستوں میں بھی انکے حقوق ہتھیائے رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ رسالہ اس قابل ہے۔ کہ دوست کثرت کیساتھ اسکی اشاعت کریں قیمت فی نسخہ ۶ عصہ کے تین نسخوں کی قیمت عسہ

مقدمہ بہاولپور

یہ مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس کا وہ معرکۃ الآرا بیان ہے جو آپ نے بہاولپور کی عدالت میں دیا تھا۔ اور جس میں غیر احمدی مولویوں کے ان تمام وساوس اور اوہام کا قلع قمع فرما دیا ہے جو حضرت مسیح موعود اور آپکے خدام کو دائرہ اسلام سے خارج ثابت کرنے کیلئے لوگوں کے دلوں میں ڈالے جاتے ہیں تختی بڑی حجم ۱۶۸ صفحہ قیمت صرف ۔

نوٹ:۔ علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہر ایک قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ دوست خود تشریف لا کر یا بذریعہ ڈاک خرید سکتے ہیں

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۵ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے - ایم ڈی ڈیملن صاحب ایم - اے - آر سی آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تیر بہ ہدف گولیاں کھلائیں - جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہو گا - ضرورت مند فائدہ اٹھائیں - قیمت برائے نام عہر - احمدی دوستوں کو دسمبر تک مزید رعایت ہو گی - قیمتی تصادیق موجود ہیں -

مشتہر:- ایم نواب الدین مینیجر محبوب اولاد نرینہ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

سردیوں میں طاقت حاصل کرلو!

یہی دن ہیں جبکہ جسم بہتر طور پر مقوی ادویات ہضم کرنے کے قابل ہوتا ہے - کوی وند وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید جو کہ چار درجن طبی کتب کے مصنف اور تین طبی اخباروں کے ایڈیٹر اور مشہور معروف دوائی امرت دھارا کے موجد اور امراض مخصوصہ مردان زنان کے سپیشلسٹ (خاص معالج) ہیں اور جو کئی طبی نمائشوں سے اپنی ادویات و کتب پر تمغہ جات و سندات حاصل کر چکے ہیں انہوں نے ایک کتاب

امراض مخصوصہ مردان

لکھی ہوئی ہے جس میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجوہات، علامات وغیرہ مفصل لکھی ہیں اور اخیر میں ان امراض کی ادویات کا تذکرہ ہے - یہ کتاب ہر شادی شدہ شخص ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک خرچ بھیجکر مفت حاصل کر سکتا ہے (خط میں لکھنا چاہیئے کہ میں شادی شدہ ہوں ورنہ کتاب نہ بھیجی جاویگی)

اس کتاب کو جلد منگواؤ وقت گذر رہا ہے!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- "امرت دھارا" - لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

جلسہ کے دنوں میں نمائش

اور فروخت کیلئے احمدیہ کارخانہ کی

مختلف مشین سیویاں نکل پلیٹڈ و مشین قیمہ وغیرہ احمدیہ چوک قادیان میں رکھی جائیگی - ادقات جلسہ سے پہلے اور بعد تشریف لا کر ملاحظہ کر کے خرید کیجئے - بہتر اور قابل دید تحفے ہیں - آہنی رہٹ - آہنی خراس - آہنی بیل بیٹھک کے بیلنے جات - چارہ کترنے کی مشین - زراعتی آلات و دیگر مشینری کیلئے ہماری نئی فہرست مفت طلب فرماویں - اصلی واعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:- ایم - اے رشید اینڈ سنز انجینیرز بٹالہ (پنجاب)

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات

تازہ بتازہ سٹاک اور ارزاں تریں نرخ

ہماری ترقی کا راز صرف خالص ادویات اور معاملات کی عمدگی ہے - آپ بھی ہمیں ایک دفعہ آرڈر دیکر ہمیشہ کے لئے خریدار بن جائینگے - آج ہی فہرست ادویات اور ہومیوپیتھک مضامین سے بھرپور ماہوار رسالہ ہومیوپیتھک میگزین مفت طلب فرمائیں ۔

مینیجر ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہاسپیٹل ۹۶ فلیمنگ روڈ لاہور

تین باموقعہ قطعات اراضی

ایک قطعہ مولوی عبدالمغنی صاحب کے نو تعمیر مکان کے پاس نواح دارالانوار - ایک قطعہ بہشتی مقبرہ روڈ کے قریب پل سے مشرق - ایک قطعہ برلب سڑک بٹر قریب گرل سکول محلہ دارالرحمت اہل حاجت مولوی حکیم قطب الدین صاحب سے جلسہ پر بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کریں -

گولڈ وینین واقعی مفید

گولیاں ہیں میں نے خود استعمال کی ہیں - بے خطا - اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں - ایک تشخیصی اور بعید بیں حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل - دیکھی گولڈ وینین گولیوں کو میں نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے بہت مفید پایا - ایک اور شخص بعید بیں نعش محمد خان از راولپنڈی - احباب کرام آپ بھی استعمال کر کے تجربہ کریں - قیمت ساڑھے پانچ روپیہ معہ محصول ڈاک

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کا تازہ چالان

موسم سرما کا کٹ پیس

احمدیوں کے لئے خاص رعایت

اگر آپ قلیل سرمایہ سے تجارت کر کے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں - تو امریکن کوٹوں کی سربند گانٹھیں تھوک رعایتی نرخ پر ہم سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں - مال عمدہ - تازہ - اور بارعایت ہے - کٹ پیس - گرم کشیدہ - سرج - دلکش ڈیزائن کی چھینٹ - نرما - ساٹن - پاپلین - بوردکش وغیرہ کی چھوٹی گانٹھیں - پچاس پچہتر اور دو صد روپیہ کی منگوا کر تجارت کیجئے - چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے - مفصل لسٹ طلب کریں

ایس - رفیق بھائی جنرل سپلائرز جیکب سرکل بمبئی

ہومیوپیتھک علاج

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کیلئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں قلیل دوا زیادہ فائدہ - دو پیوں کا کام پیسوں میں سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے - سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات - ہزاروں مریضوں پر تجربہ ہو کے ایک ایک دوا کا جسم کے ہر عضو پر اثر اور علامات معلوم کرنیکے بعد عوام کے فائدے کے لئے پیش کی گئی ہیں کھانے میں مزیدار - زود اثر - بے ضرر - بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی - چیر پھاڑ اور نشتر کی تکلیف سے بچا نیوالی پھوڑے - اور بیرونی تکالیف کو بلا تکلیف اور بلا اپریشن صرف مرہم سے ٹھیک کرتی ہیں - دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں - شافی خدا ہے - امراض مخصوصہ مردان کیلئے بہترین ادویات موجود ہیں - مستورات کے لئے ان دواؤں سے افضل دوسری ادویات ہو ہی نہیں سکتیں - بچوں کیلئے عموماً دوسرے ڈاکٹر بھی یہی دوائیں دیتے ہیں - کیسا ہی مرض ہو - محقق علاج ہے اور پیٹنٹ دوائیں کھا کر مرض کو پیچیدہ نہ بنائیے - ضرورتمند آج ہی پوری پوری کیفیت مرض کی ارسال کریں - انشاءاللہ مفید اور قابل تعریف پائیں گے -

پتہ:- ایم - ایچ احمدی بیری اکبر پور کان پور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کمانڈر انچیف ڈیرہ دون نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا ہے کہ جب فوج میں سیاسی اثر ہو جائے تو وہ قابل اعتماد نہیں رہتی۔ لہذا اگر فوج کو ہندوستانی بنانے میں عجلت سے کام لیا جائے تو خطرہ سے خالی نہیں۔ ملک کی سیاسی دلچسپیوں کو دیکھ کر ابھی کسی جدید تغیر کو بغیر سوچے شروع کر دینا مناسب نہیں ابھی تک فوجی محکموں کو ان تین اصول پر غور کرنا چاہیئے۔ (۱) اپنے ملک کی حفاظت اور عزت و ترقی۔ اپنے ماتحتوں کی ترقی اور عزت و احترام نیز اپنے آرام و حفاظت کا خیال سب سے پیچھے کرنا۔

سرحدی قیدیوں کے متعلق کچھ عرصہ ہوا یہ افواہ مشہور ہوئی تھی۔ کہ وہ جلدی رہا کر دئے جائیں گے۔ لیکن معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں۔

اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے مسلمان ارکان کا ایک جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر ضیاء الدین احمد دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں الہ آباد کے فارمولے پر بحث ہوئی۔

ارکان کی اکثریت کی یہ رائے تھی۔ کہ چونکہ مسلمان واضح طور پر جداگانہ انتخاب کے حق میں ہیں۔ اس لئے اس پر بحث کرنے سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

برطانوی وزیر خارجہ سر جان سائمن کی صدارت میں دو طاقتوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اعلان کیا گیا۔ کہ تخفیف اسلحہ جات کی کانفرنس میں جرمنی از سر نو شامل ہونے کو طیار ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس اس پر رضامند نہیں۔ کہ تخفیف اسلحہ جات کی آئندہ گفتگو میں مساوات کا آغاز کیا جائے۔

مولانا شفیع داؤدی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھنؤ وغیرہ کانفرنسوں کی کارروائیوں کو قابل اعتراض ٹھہرایا ہے اور بیان کیا ہے۔ کہ یہ محض مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کے لئے ہیں۔

سر آغا خاں نے سر سیموئل ہور کے اس خیال کی تائید کی ہے کہ جب تک تخفیف اسلحہ کانفرنس کے نتائج معلوم نہ ہو جائیں۔ ہندوستان کے فوجی اخراجات میں تخفیف کے مسئلہ کو نہیں چھیڑنا چاہیئے۔

ترکی انجنیر صلاح الدین نامی نے ایک ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے جو تجربہ میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اس کی رفتار ۲۰۰ کیلومیٹر فی ساعت ہے۔ اس ایجاد کو ترکی کے طول و عرض میں دلچسپی سے دیکھا جا رہا ہے۔

گورنمنٹ گزٹ آف انڈیا میں ہندوستانی ریاستی مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ چھ لاکھ ستاون ہزار ایک سو دو بتائی گئی ہے۔

جنگی قرضوں کی ادائیگی کے التواء کے متعلق جو برطانوی نوٹ امریکہ کو بھیجا گیا تھا۔ اسے امریکہ نے تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اپنے مطالبات پر اصرار کرتے ہوئے ایسی گفت و شنید پر آمادگی کا اظہار کیا ہے جس سے امریکہ کی تجارت کو فروغ حاصل ہو۔

لکھنؤ کانفرنس کا اجلاس راجہ سلیم پور کے مکان پر شروع ہو گیا ہے۔ نواب سر ذوالفقار علی خاں صدر مقرر ہوئے ہیں

ٹریبیون کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چک نمبر ۲۰۰ جے۔ بی ضلع لائل پور کے ہندو دکاندار اور سکھ زمیندار اچھوتوں کو گاؤں کے کوئیں سے پانی بھرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اچھوتوں نے ہندو سبھا آریہ سماج اور سناتن دھرم لائل پور سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔

ریاست الور سے جو مظلوم مسلمان ترک وطن کر کے دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اب تک صرف ۱۱۶۵ افراد واپس گئے ہیں۔ باقی دہلی میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ دوشنبہ کو الور میں ایک دربار منعقد ہوگا۔ جس میں امید ہے کہ مہاراجہ صاحب اعلان فرمائیں گے کہ ریاست میں واپس آنے والے مظلومین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائیگی۔ نیز وہ ذرائع بتائے جائیں گے جو مسلمانوں کی تلافی کے لئے اختیار کئے جائیں گے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ الور دربار کے نمائندوں اور مسلمانان الور کے نمائندوں کے درمیان گذشتہ ہفتہ دہلی میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کے رو سے مسلمانوں کے تقریباً تمام مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں۔

پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کو گورنر پنجاب اور گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہو گئی ہے۔

لکھنؤ کانفرنس کا اجلاس ۱۳ دسمبر کو ختم ہو گیا ہے۔ اور صدر سر ذوالفقار علی خاں نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس پر بیس ارکان کے دستخط ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ ہمارا مقصد تمام جماعتوں میں اتحاد پیدا کرنا تھا۔ سو ہم نے اتحاد کی بنیاد ڈال دی ہے اور فیصلہ کرتے وقت آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اس اجلاس کی کارروائی کو پیش نظر رکھا ہے جو سر آغا خاں کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔

گول میز کانفرنس کے ختم ہونے سے قبل کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کا ڈیپوٹیشن وزیر اعظم اور وزیر ہند کے پاس جائیگا اور اس امر پر زور دیگا۔ کہ تمام پولیٹیکل قیدی رہا کر دئے جائیں اور اس کو منظور کرانے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائیگا کیونکہ ہندوستانی سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بغیر ہندوستان میں کانسٹی ٹیوشن کی کامیابی متصور نہیں ہو سکتی۔

مسٹر پی این راج بھوج کے سوال پر گاندھی جی نے بتایا کہ اکثریت اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے خلاف ہوئی۔ تو اس صورت میں میں اپنا برت ملتوی کر دونگا۔ ستیہ گرہ کی بابت کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ اگر گوروایور کے لئے دروازے کھل گئے۔ تو دوسرے مندروں کے لئے راستہ صاف ہو جائیگا۔

ڈاکٹر مونجے نے زمورن کو ایک تار بھیجا ہے۔ کہ گوروایور کے دروازے ہریجنوں کے لئے کھول دئے جائیں۔ کیونکہ سناتن دھرمی اچھوتوں کے مندر میں داخلہ کے خلاف نہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے۔

دو میل (مظفر آباد) کے پل کے پار کا حصہ جل کر خاک ہو گیا ہے یہ وہ حصہ ہے جہاں بیوپاری لوگ زیادہ تر رہتے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ہزاروں روپیہ لگایا جاتا ہے۔

جمعیت اقوام کی اسمبلی نے چین اور جاپان کے تنازعہ پر غور کرنیکے بعد تمام دستاویزات تبصرہ کے بغیر سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دی ہیں۔

لکھنؤ کی عدالت کو بعض شرارت پسندوں نے ۱۱ دسمبر کو آگ لگا دی۔ جس سے بہت سا نقصان ہو گیا۔

اسمبلی میں ہوم ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے۔ کہ اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنائے جانے کے متعلق گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کے خیالات معلوم کر کے تمام کاغذات وزیر ہند کے پاس بھیج دئے گئے ہیں۔

رائے بہادر بنارسی داس جنہیں اپنی بیوی اور اس کے بھائی کو قتل کرنے کی کوشش کے الزام میں زیر دفعہ ۳۰۷ گرفتار کیا گیا ہے۔ عدالت میں درخواست دی تھی۔ کہ نقض امن کے خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے میری بیوی اس کے باپ اور تین بھائیوں کے خلاف کارروائی کی جائے نیز انہوں نے میری کلدیپ آئل ملز پر ناجائز طور پر قبضہ کر لیا ہے اسے روکا جائے۔ عدالت نے نولکھا تھانہ کے انسپکٹر کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ وہ کارخانہ کی منقولہ اشیاء پر قبضہ کرے۔ لیکن نقض امن کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے کوئی اور وقت مقرر کیا گیا ہے۔

گیانی شیر سنگھ اور ماسٹر تارا سنگھ کے دستخطوں سے "اکالی پترکا" میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہر دو سکھ لیڈروں نے شرومنی کمیٹی اور شرومنی اکالی دل وغیرہ انجمنوں کے عہدوں سے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب ہر دو صاحبان سکھ لیگ اور سکھ دربار کے سوا کسی سبھا یا سوسائٹی کے عہدیدار نہ رہینگے۔ آئندہ انتخابات میں بھی کوئی عہدہ قبول نہ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

حکومت سرحد نے پشاور میں یکم اپریل ۱۹۳۳ء سے ایک اعلیٰ پیمانہ پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اور ہوسٹل جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سکول کوئین میری کالج لاہور کی طرح ایک بہترین انسٹی ٹیوشن ہوگا۔ بجٹ میں اس مجوزہ سکول کے لئے ایک معتدل رقم مخصوص کر دی گئی ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی